سوال

مطلقہ سے دوبارہ نکاح کرنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر ایک عورت کا نکاح اس مرد سے دوبارہ ہوتا ہے جس کے نکاح میں وہ پہلے تھی لیکن پھر طلاق کی وجہ سے علیحدگی ہوگئی اور اس کا نکاح کسی اور سے ہوگیا تھا اب اس پہلے مرد کے نکاح میں اگر آتی ہے تو اس مرد کو کتنی طلاقوں کا حق حاصل ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب آدمی بیوی کو دخول اور رخصتی سے قبل ہی طلاق دے دے یا پھر دخول کے بعد طلاق دے اور عدت میں رجوع نہ کرے، اور پھر دوبارہ اس سے نکاح کر لے اور اس عورت نے کسی اور شخص سے شادی نہ کی ہو تو وہ باقی ماندہ طلاق میں ہی واپس آئیگی، اس میں کوئی اختلاف نہیں، اس طرح اسے دو طلاقیں باقی ہونگی۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس کا اجمالی بیان یہ ہے کہ جب اس کی بیوی بائن ہو جائے، اور پھر اس نے اسی عورت سے شادی کر لی تو اس کی تین حالتیں ہیں :

پہلی حالت :

وہ اسے تین طلاقیں دے دے، اور وہ عورت کسی دوسرے شخص سے شادی کرے اور وہ اسے چھوڑ دے پھر پہلا خاوند اس سے شادی کر لے تو بالاجماع یہ عورت تین طلاق میں واپس آئیگی یعنی اسے تین طلاق دینے کا حق ہوگا، ابن منذر کا قول یہی ہے۔

دوسری حالت :

اسے تین کی بجائے ایک یا دو طلاق دی ہوں، اور خاوند اپنی بیوی سے رجوع کر لے، یا پھر دوسرے خاوند سے قبل وہ دوبارہ نکاح کر لے تو جتنی طلاق باقی ہونگی اس میں ہی وہ عورت واپس آئیگی، ہمارے علم کے مطابق اس میں کوئی اختلاف نہیں۔

تیسری حالت :

اسے تین سے کم یعنی ایک یا دو طلاق ہوئی ہوں، اور عورت کی عدت ختم ہو جائے، پھر اس نے کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لیا ہو، اور پھر بعد میں وہ عورت پہلے خاوند سے شادی کر لے تو امام احمد رحمہ اللہ سے اس مسئلہ میں دو روایتیں ہیں :

پہلی روایت : وہ باقی مانندہ طلاق کے ساتھ ہی واپس ہوگی، اکابر صحابہ کرام عمر اور علی اور ابی بن کعب اور معاذ اور عمران بن حصین اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہم کا یہی قول ہے۔ اور زید اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے یہی مروی ہے اور سعید بن مسیب اور عبیدہ اور حسن، مالک، ثوری، ابن ابی لیلی، شافعی، اسحاق، ابو عبدیہ، ابو ثور، محمد بن حسن، ابن منذر کا یہی قول ہے۔

اور امام احمد سے دوسری روایت یہ ہے کہ : وہ تین طلاق پر ہی واپس آئیگی یعنی اسے پھر تین طلاق کا حق حاصل ہوگا ابن عمر، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم اور عطاء، نخعی، شریح ابو حنیفہ اور ابو یوسف رحمہم اللہ کا قول یہی ہے " انتہی

دیکھیں : المغنی (389/7)۔

اس بنا پر آپ کے دوست کی بیوی نے پہلی طلاق کے بعد نکاح نہیں کیا تھا تو عقد ثانی کے بعد اسے دو طلاق کا حق حاصل ہے۔

اب اگر وہ اسے مزید دو طلاقیں دے دے تو وہ اس سے بائن کبری ہو جائیگی، اور اس کے لیے اس سے نکاح کرنا حلال نہیں حتی کہ وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح رغبت کرے نہ کا نکاح حلالہ پھر وہ شخص اسے اپنی مرضی سے طلاق دے دے یا پھر فوت ہو جائے تو پہلا خاوند نکاح کر سکتا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی